مدیر کے نام

شفیق الرحمٰن انجم 'قصور

'اسلامی تحریکیں: حال اور مستقبل' (مئی ۲۰۰۸ء) عصرِ حاضر کا اہم ترین موضوع ہے۔ طاغوتی طاقتیں مسلم اُمہ کے خلاف صف آرا ہیں۔ ایک طرف اہانتِ رسولؐ کر کے مسلمانوں کی خاموشی پر بغلیں بجائی جارہی ہیں تو دوسری طرف نہتے مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام کر کے صفحۂ ہستی سے مٹانے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے۔ ان حالات میں تمام اسلامی تحریکوں کی ذمہ داریاں دوچند ہوجاتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احیاے اسلام کی تحاریک کے نمایندے مل بیٹھ کر یہود و نصاریٰ کی ریشہ دوانیوں کے خلاف مستقبل کے لیے لائحۂ عمل ترتیب دیں۔ مذکورہ تحریر میں اسلامی تحریکوں کے لائحۂ عمل کے لیے اہم خطوط کی نشان دہی کی گئی ہے۔

عبدالرحمٰن 'کراچی

'اسلامی تحریکیں: حال اور مستقبل' کی یہ افادیت ہے کہ اہم موضوع پر فکری رہنمائی سامنے آئی۔ مضمون عملاً ترجمان میں شائع شدہ دو مضامین پر مبنی ہے لیکن مضمون نگار نے حوالے کا التزام نہیں کیا جو پی ایچ ڈی سطح کے مقالے میں ضروری تھا۔

نسیم احمد 'اسلام آباد

Muslims and The West: Encounter and Dialogue کا ترجمہ 'مسلمان اور مغرب: مقابلہ اور مکالمہ' غالباً پروفیسر عبدالقدیر سلیم صاحب نے خود کیا ہے یا کتاب کے مرتبین نے کیا ہے؟ میرے خیال میں Encounter کا ترجمہ مقابلہ نہیں بلکہ 'آمنا سامنا' ہونا چاہیے۔ مضمون کے قاری کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ مضمون کا عنوان ہے یا کتاب کا نام۔ عنوان کے ساتھ انگریزی نام اور compiled by ہونا چاہیے تھا۔ صفحات ۲۷-۳۷ پر لفظ مزعومات کن معنوں میں استعمال ہوا ہے؟ عربی لغت کے اعتبار سے مزعوم کے معنی نام نہاد کے ہوتے ہیں۔ صفحہ ۲۷، سطر ۲ 'مغرب میں اسلام اور مسلمانوں کے درمیان تعصبات اور غلط فہمیاں ہیں'۔ یعنی مسلمان بھی تعصبات اور غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ ڈاکٹر فوزیہ ناہید پر قانتہ ذکی کا مضمون نمونے کی تحریکی زندگی پیش کرتا ہے۔

غلام مصطفی مغل 'قصور

پروفیسر خورشید احمد صاحب کے مضمون 'پاکستان میں نئی امریکی سفارت کاری' (مئی ۲۰۰۸ء) میں بش کے انگریزی جملوں کا اُردو ترجمہ نہیں دیا گیا۔ اُردو رسالے میں کسی غیرزبان کے لفظ یا عبارت کا اُردو ترجمہ لازمی دیا جانا چاہیے۔